یوکرائن میں اسلام

سید عاصم محمود ○

پچھلے دو تین ماہ ذرائع ابلاغ میں یوکرائن کا بڑا چرچا رہا۔ وجہ؟ وہاں دنیا کی دو بڑی طاقتیں' امریکہ اور روس شطرنج کھیلنے میں مصروف ہیں جس میں فی الحال روس کو شکست ہوئی ہے۔ کیونکہ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۴ء کے صدارتی انتخاب میں روس نواز سابق وزیراعظم وکٹر یانوکووچ شکست کھا گئے' ان کے حریف اور مغرب نواز وکٹر یوشینکو کو کامیابی ملی۔

یہ صدارتی انتخاب ۳ نومبر ۲۰۰۴ء کو بھی ہوا تھا جس میں یانوکووچ کامیاب ہوا مگر حزبِ اختلاف نے دھاندلی کا شور مچا دیا جس کے بعد سپریم کورٹ نے انتخاب دوبارہ کروانے کا حکم دیا۔ انتخاب کی اہمیّت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ کسی روسی صدر نے ۲۸ برس بعد امریکا کو دھمکی دی کہ وہ اس کے معاملات میں مداخلت نہ کرے۔

یوکرائن پر کئی وجوہ سے عالمی طاقتیں توجہ دے رہی ہیں۔ وہاں مینگنیز' کچ لوہے' کوئلے' تیل اور گیس کے وسیع ذخائر ہیں۔ پھر وہ روس جیسی طاقت کی پڑوسی ہے۔ اگر یہاں امریکی اثرورسوخ بڑھ جائے' تو وہ روسی معاملات پر اثرانداز ہوسکتا ہے۔ یہ ملک بحیرہ اسود کے کنارے واقع ہے جو اسٹرے ٹیجک اعتبار سے دنیا کا اہم سمندر ہے۔ یہ رقبے کے لحاظ سے یورپ کا دوسرا بڑا اور آبادی میں چھٹا بڑا یورپی ملک ہے۔ یہاں عیسائیوں کی اکثریت ہے مگر مسلمان بھی خاصی تعداد میں ہیں' بلکہ یہ اس ضمن میں یورپ میں پانچویں نمبر پر ہے۔

○ **تاریخی پس منظر**: یوکرائن میں اس وقت تقریباً ۲۰ لاکھ مسلمان آباد ہیں جو کل آبادی (۴ کروڑ ۸۰ لاکھ) کا ۴ فی صد بنتے ہیں۔ ان میں اکثریت تاتاری مسلمانوں کی ہے جو جزیرہ نما کریمیا (یا قریم) میں بستے ہیں۔ یہ ایک زمانے میں کریمیا کے حاکم تھے۔ چودھویں صدی میں جب تیمور لنگ نے اردوے زریں (Golden Horde) کی اینٹ سے اینٹ

○ نائب مدیر' ماہنامہ اردو ڈائجسٹ

بجائی' تو تاتاری مسلم سرداروں نے کریمیا میں اپنی حکومت قائم کرلی' تاہم ۱۴۷۵ء کے بعد وہ سلطنت عثمانیہ کے باج گزار بن گئے۔ اٹھارھویں صدی میں جب روس کریمیا پر حملہ آور ہوا تو یہ ثقافتی' تہذیبی اور دینی لحاظ سے مسلم علاقہ تھا۔ ۱۷۸۳ء میں اس پر قبضے کے بعد روسی' مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانے لگے۔ نتیجتاً انیسویں صدی کے وسط تک پونے دو لاکھ مسلمان کریمیا سے ہجرت کر گئے۔ ان کی جگہ روسیوں کو بسایا گیا تاکہ علاقے کو ''روسیایا'' جاسکے۔ ۱۹۱۷ء تک کریمیا میں مسلمانوں کی آبادی صرف ایک تہائی رہ گئی۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران بچے کھچے مسلمانوں کو شیطان نما آمر' اسٹالن کی پرتشدد کارروائیوں کا نشانہ بننا پڑا۔ اس نے ان پر جرمنوں کے ساتھی ہونے کا الزام لگایا۔ یوں کریمیائی مسلمانوں کی تاریخ کے سب سے الم ناک باب کا آغاز ہوا۔ ۱۹۴۴ء تک اسٹالن نے ۲ لاکھ مسلمانوں کو زبردستی دوسرے علاقوں کی طرف بھجوادیا۔ بہت سے مسلمان بھوک' پیاس اور ہجرت کی سختیوں کے باعث راہ میں شہید ہوگئے۔ ۱۹۶۷ء میں روسی حکومت نے تاتاری مسلمانوں کے خلاف الزام واپس لے لیے مگر کریمیا میں ان کی آبادکاری اور انھیں معاوضہ دینے کے سلسلے میں وعدہ پورا نہ کیا۔

۹۰ کے عشرے میں سوویت یونین صفحہ ہستی سے نابود ہوا' تو کریمیا یوکرائن کا حصہ بن گیا' تاہم وہ خاصی حد تک خودمختار علاقہ ہے۔ یوکرائنی حکومت مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتی ہے کیونکہ یوکرائن کے باشندے بھی تقریباً ایک صدی تک روسیوں کے جبر کا شکار رہے۔ آزادی کے بعد سے ڈھائی لاکھ کریمیائی مسلمان دوبارہ کریمیا میں بس چکے ہیں۔ گو انھیں کئی مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ وہ معاشی لحاظ سے خوش حال نہیں۔ پھر ان کے مقامی روسیوں سے تعلقات خوش گوار نہیں جن کی آبادی زیادہ ہے۔ اس کے باوجود انھیں اپنی مٹی سے محبت ہے اور وہ اُسے چھوڑنا نہیں چاہتے۔

○ **مسلمانوں کی حالت** :اس وقت یوکرائنی مسلمانوں کی تین بڑی تنظیمیں ہیں۔ ان کی ۴۶۷ آبادیاں (communities) ہیں۔ سات اسلامی تعلیمی اداروں میں ۳۰۰ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اتوار کے دن لگنے والے مدارس کی تعداد ۹۰ ہے۔ ملک بھر میں پانچ اسلامی رسائل

نکلتے ہیں۔ تعلیمی اداروں اور مدرسوں سے ۴۳۳ علما وابستہ ہیں جن میں سے ۲۰ غیرملکی ہیں۔ یوکرائن میں مساجد کی تعداد ۱۴۰ ہے۔ ان میں سے ۵۴ مساجد ۱۹۹۲ء تا ۲۰۰۳ء کے عرصے میں تعمیر ہوئیں۔ مزید ۲۳ مساجد زیرتعمیر ہیں۔

یوکرائن میں تاتاری مسلمانوں کے علاوہ کوہ قاف' وسطی ایشیا کے ممالک' افغانستان' بنگلہ دیش' پاکستان' شمالی افریقہ اور مشرق وسطٰی کے مسلمانوں کی بھی بڑی تعداد بستی ہے اور ان کی آبادی بڑھ رہی ہے کیونکہ مسلم ممالک کے طلبہ یوکرائن میں تعلیم حاصل کرنے آرہے ہیں۔ خصوصاً جب سے ''واقعہ نوگیارہ'' کے بعد امریکا اور یورپی ممالک نے ان کے داخلے پر پابندیاں لگا دی ہیں۔

ایس ڈی ایم سی (The Spiritual Direction of the Muslims of Crimea) یوکرائنی مسلمانوں کی سب سے بڑی تنظیم ہے۔ ۱۹۹۱ء میں اس کی بنیاد پڑی اور سرکاری طور پر منظور شدہ ۷۰ فی صد مسلم آبادیاں اسی سے وابستہ ہیں۔ تنظیم کے اپنے اسکول اور اخبار ہدایت ہے جو تاتاری زبان میں نکلتا ہے۔ دوسری بڑی تنظیم ایس ڈی ایم یو (The Spiritual Direction of the Muslims of Ukraine) کی بنیاد ۱۹۹۲ء میں رکھی گئی۔ اس کا مقصد رنگ و نسل سے بے نیاز ہوکر مسلمانوں کو متحد کرنا ہے۔ یوکرائن کے دس صوبوں میں اس کے دفاتر ہیں۔ دارالحکومت کیف میں اسلامی مرکز چلاتی اور روسی زبان میں اخبار منار نکالتی ہے۔

ایس سی ایم یو کی بنیاد ۱۹۹۴ء میں پڑی۔ اس تنظیم میں تاتاری مسلمانوں کی اکثریت ہے جو اپنے دین سے بڑی قربت رکھتے ہیں۔ اس کا صدر دفتر ڈونٹسک شہر میں ہے جہاں ایک اسلامی مرکز بھی قائم ہے۔ ۱۹۹۷ء میں جذبۂ ایمانی سے سرشار تنظیم کے رہنماؤں نے یوکرائنی مسلمانوں کی سیاسی جماعت' مسلم پارٹی کی بنیاد رکھی۔

یوکرائن ان گنے چنے مغربی ممالک میں سے ایک ہے جہاں مسلمانوں کو خاصی آزادی حاصل ہے' عبادت کرنے اور اپنی رسوم بجالانے پر کوئی روک ٹوک نہیں۔ یوکرائن آزاد ہوا' تو خصوصاً یوکرائنی مسلمانوں میں نئے جوش و ولولے نے جنم لیا۔ اب وہ نئے سرے سے اپنے دین سے روشناس ہورہے ہیں تاکہ اسلام کی حقیقی روح سے شناسا ہوسکیں۔ وہاں اشاعت اسلام کا

عمل بھی جاری ہے اور ہر سال کئی یوکرائنی اور روسی عیسائی مسلمان ہو رہے ہیں۔

''واقعہ نوگیارہ'' نے یوکرائن میں الٹا اثر کیا' یعنی مقامی باشندے اسلام میں دل چسپی لینے لگے۔ یوکرائنی نئی نسل میں اسلامی کتب کی مانگ بڑھ گئی۔ مقامی لوگ اور مسلمانوں میں اتحاد کی دو بڑی وجوہ ہیں: پہلی یہ کہ مسلمانوں کی خواہش ہے کہ وہ یوکرائن میں رہتے ہوئے ہی ترقی اور خوش حالی کی منازل طے کریں۔ دوسری یہ کہ دونوں یہودیوں کے مخالف ہیں جو ان کے خیال میں انسانیت کے لیے ناسور ہیں۔ اس وقت تاتاری مسلمانوں کی ساری توجہ اس امر پر مرکوز ہے کہ مسلم معاشرہ دوبارہ تشکیل دیا جائے جس کا اسٹالن نے صفایا کر دیا' یعنی جو تاتاری کریمیا واپس آرہے ہیں' انھیں گھر' تعلیم' صحت اور دیگر بنیادی سہولیات ملیں' وہ اپنے دین' زبان' تہذیب وتمدن وغیرہ سے واقف اور اپنے وطن میں سیاسی طور پر مضبوط ہوں۔

○ **اسلامی یونی ورسٹی:** فی الوقت یوکرائنی مسلمانوں کی کوشش ہے کہ ان کی صفوں میں اتحاد پیدا ہو اور وہ اپنے دین سے قریب ہوں جو ان کی بقا کا ضامن ہے۔ اسی تمنا کے زیر اثر ۱۹۹۳ء میں کیف میں اسلامی یونی ورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔ وہاں دینی اور دنیاوی نصاب کا بہترین امتزاج طلبہ کو بہترین تعلیم دینے کا سنہرا موقع فراہم کرتا ہے۔ وہاں یوکرائنوں کے علاوہ دیگر اسلامی ملکوں کے طلبہ بھی پڑھ رہے ہیں۔ گریجویشن تک تعلیم دی جاتی ہے۔

کریمیا میں اس وقت مسلمان بڑی آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہیں وہاں کے شہروں میں گھومتے پھرتے یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ وہ ایک عیسائی مملکت کا حصہ ہے' خصوصاً جب شہر کی مساجد کے لاؤڈ اسپیکروں سے اذان بلند ہوتی ہے۔ امید ہے کہ ایک دن یوکرائنی مسلمان مؤثر قوت بن کر ملکی معاملات میں فعال کردار ادا کریں گے۔ یاد رہے کریمیا کا رقبہ ۲۵ ہزار ۹ سو ۹۳ مربع کلومیٹر اور آبادی ۳۰ لاکھ ہے۔

ترجمان القرآن کا اشاریہ (جنوری ۲۰۰۴ء تا دسمبر ۲۰۰۴ء) ایک خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے۔ ادارہ